69915 ـ كيا ہر ركعت ميں دونوں سورتيں پڑھنى جائز ہيں ؟

سوال

كيا نمازى نماز باجماعت يا انفرادى نماز كى ايك ہى ركعت ميں دو سورتيں پڑھ سكتا ہے، يہ علم ميں ركھيں كہ ميں ہر ركعت سورۃ اخلاص پڑھنا پسند كرتا ہوں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

نمازى چاہے امام ہو يا مقتدى كے ليے سورۃ فاتحہ كے بعد ايك يا دو سورتيں پڑھنے ميں كوئى حرج نہيں، ليكن بعض اوقات امام كو اس كا جواز بيان كرنے كے ليے ايسا كرنا چاہيے، ليكن وہ نمازيوں كو لمبى نماز نہ پڑھائے جيسا كہ فرضى اور نفلى نماز ميں ايسا كرنا جائز ہے.

بہت سى نمازوں ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے سورۃ فاتحہ كے بعد دو سورتوں كا پڑھنا ثابت ہے، اور ان سورتوں كو نظائر كے نام سے موسوم كيا گيا ہے، اس سلسلے ميں كئى ايك احاديث ہيں:

عمرو بن مرۃ رحمہ اللہ تعالى بيان كرتے ہيں كہ ميں نے ابو وائل سے سنا وہ بيان كر رہے تھے كہ ابن مسعود رضى اللہ تعالى كے پاس ايك شخص آيا اور كہنے لگا:

ميں رات ايك ہى ركعت ميں مفصل سورۃ كى تلاوت كى تو انہوں نے فرمايا:

يہ تو تيزى سے شعر پڑھنا ہے ؟ ميں ان نظائر كو جانتا ہوں جن كو ملايا كرتے تھے، انہوں نے سور مفصل كى بيس سورتوں كا ذكر كيا جن ميں سے دو سورتيں ملا كر ہر ركعت ميں پڑھا كرتے تھے "

صحيح بخارى حديث نمبر (743) صحيح مسلم حديث نمبر (822).

امام بخارى رحمہ اللہ تعالى نے پر باب باندھتے ہوئے كہا ہے: ايك ہى ركعت ميں دو سوتيں جمع كرنا "

مفصل سورۃ ق سے ليكر سورۃ الناس تك ہيں.

الهذ: تیزی سے قرآت کرنا.

علقمہ اور اسود رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس آ کر کہنے لگا: میں سور مفصل ایک رکعت میں پڑھتا ہوں، تو انہوں نے جواب دیا:

کیا یہ شعر کی طرح تیزی اور ردی کھجور کی طرح نثر ہے؟

لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت ایک جیسی نظائر دو سورتیں پڑھا کرتے تھے، نجم اور الرحمن ایک رکعت میں، اور اقتربت الساعۃ اور الحاقۃ ایک رکعت میں، سورۃ الطور اور الذاریات ایک رکعت میں، اور اذا وقعت الواقعۃ اور سورۃ نون ایک رکعت میں، اور سال سائل اور سورۃ النازعات ایک رکعت میں، اور ویل للمطففین اور سورۃ عبس ایک رکعت میں سورۃ المدثر اور المزمل ایک رکعت میں ھل اتی علی الانسان اور لا اقسم بیوم القیمۃ ایک رکعت میں، اور عم یتسالون، اور المرسلات ایک رکعت میں اور سورۃ الدخان اور اذا الشمس کورت ایک رکعت میں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1396) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

الدقل: ردی کھجور کو کہتے ہیں.

اور ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام اللیل کی ایک رکعت میں سورۃ البقرۃ، النساء اور آل عمران پڑھی، جیسا کہ حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا ہے اور اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم حدیث نمبر (772) میں روایت کیا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

انسان کے لیے سورۃ فاتحہ کے بعد دو یا تین سورتیں پڑھنا جائز ہے، اور ایک سورۃ پر اقتصار کرنا بھی جائز ہے، یا پھر وہ ایک سورۃ کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتا ہے، یہ سب جائز ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا عمومی فرمان ہے:

چنانچہ تمہارے لیے جتنا قرآن پڑھنا آسان ہو اتنا پڑھو المزمل (20).

اور اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" پھر آپ کے لیے جو آسان ہو قرآن کی قرآت کرو"

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (13) سوال نمبر (500).

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رکعت میں دو یا زیادہ سورتیں جمع کر کے پڑھا کرتے تھے

دیکھیں: صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (103 - 105) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس میں اس کے متعلقہ احادیث ذکر کے ان کی تخریج کی ہے، لھذا اس کا مطالعہ کریں.

دوم:

اور رہا مسئلہ ہررکعت میں قرآت کے بعد سورۃ اخلاص پڑھنا ایک صحابی سے ثابت ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے برقرار رکھا جو کہ سوال کے اصل ہر رکعت میں دو سورتیں پڑھنے کی دلیل ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ نے ایک شخص کو ایک پارٹی کا امیر بنا پر بھیجا اور وہ انہیں نماز پڑھانے میں قرآت کے بعد سورۃ اخلاص پڑھ کر قرآت ختم کرتا، جب وہ واپس آئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اسے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا ہے ؟

چنانچہ انہوں نے اس سے دریافت کیا تو وہ کہنے لگا: اس لیے کہ یہ اللہ و رحمن کی صفت ہے، اور میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسے بتادو کہ اللہ تعالی بھی اس سے محبت کرتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6940) صحیح مسلم حدیث نمبر (813).

یہ حدیث اس فعل کے جواز کی دلیل ہے، رہا استحباب تو یہ مستحب ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل نہیں کیا، اور نہ ہی اس پر مداومت کی، اور سب سے بہترین طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے.

واللہ اعلم .